348

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳	۱۰ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش	۴ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۸۸

Gurdaspur.

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل بروز ہفتہ بخار میں زیادتی ہوگئی۔ اور درجہ حرارت ۱۰۰.۶ تک چلا گیا۔ اور دائیں گھٹنے میں دوبارہ درد ہوگیا۔ آج بھی دن بھر درد کی شکایت رہی۔ بخار بھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سردرد پیٹ درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے محلہ ناصر آباد کے احباب ہر روز اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں۔ روزہ بھی رکھا۔ ایک بچھڑا بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ آئندہ بھی نفلی روزے رکھنے کے لئے دن مقرر کئے گئے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احرار کی بوالعجبیاں

(از ایڈیٹر)

احرار کا ایک طرف تو یہ دعوےٰ ہے کہ "مجلس احرار جو کہتی ہے اسے پورا کرتی ہے" اور دوسری طرف وہ یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ کہ مجلس احرار موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ اس نظام میں غریب ہندوستانی کو پیٹ بھر کر کھانے کو بھی نہیں ملتا۔" (شہباز ۲۷ر نومبر) لیکن وہ موجودہ نظام حکومت کے مقابلہ میں جس قسم کا نظام مجلس احرار چاہتی ہے۔ اس کا ڈھنڈورا تو ان الفاظ میں بڑے زور شور کے ساتھ پیٹا جاتا ہے کہ "مجلس احرار غریب ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود صرف قرآنی نظام حکومت ہی میں سمجھتی ہے۔" لیکن اس کے متعلق کبھی کوئی عملی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں خیال کی جاتی۔ کہ "مجلس احرار جو کہتی ہے اسے پورا کرتی ہے۔" جب احرار موجودہ نظام حکومت کو درہم برہم کرکے اس کی بجائے کوئی اور نظام قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور بار بار یہ کہتے بھی رہتے ہیں۔ تو پھر وجہ کیا ہے۔ کہ اسکے لئے نہ تو کوئی کوشش کرتے ہیں اور نہ موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہ کرنے کا کوئی عملی ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ وہ ہر قانون جو موجودہ نظام نے جاری کر رکھا ہے احرار بلا چون و چرا اس کی پابندی کرتے ہیں۔ حکومت کو ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ حکومت کے محکموں میں ملازمتیں کرتے۔ اور خدمتیں بجا لاتے ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ موجودہ نظام حکومت کو تسلیم نہ کرنے سے ان کا مطلب کیا ہے۔ اور قرآنی نظام حکومت قائم کرنے سے ان کی مراد کیا ہے۔ اگر ان اقوال میں حقیقت کا کوئی بھی شائبہ نہیں۔ تو پھر جلسوں میں ان کا اعلان کرنا اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہنا کہ مجلس احرار جو کہتی ہے اسے پورا کرتی ہے احراری ذہنیت کے لئے ہی روا ہوسکتا ہے۔ ورنہ کسی اور عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کے مونہہ سے تو ایک ہی سانس میں اس قسم کی متضاد اور بے سروپا باتیں نہیں نکل سکتیں۔

یہ تو مجلس احرار کے ایک بہت بڑے لیڈر "صاحبزادہ فیض الحسن" کی بوالعجبی کی مثال ہے اب "امیر شریعت احرار" مولوی عطاء اللہ صاحب کی سنئے۔ بالفاظ "شہباز" (۲۷ر نومبر) انہوں نے "نظام حکومت کے متعلق فرمایا۔ کہ قرآن مجید غلامی کی تعلیم نہیں دیتا۔ تیس پاروں میں ایک آیت یا کسی آیت کا حصہ بتاؤ۔ کہ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمان کسی غیر کی محکومی میں رہ سکتا ہے؟"

مگر کسی کو تیس پاروں میں سے ایک آیت یا کسی آیت کا کوئی حصہ بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ "شریعت احرار" کے "امیر صاحب" مجسم اس بات کا ثبوت موجود ہیں۔ کہ وہ مسلمان کہلا کر غیر کی محکومی میں رہتے ہیں۔ اگر یہ سوال امیر صاحب کسی ایسے علاقہ میں کھڑے ہو کر کرتے۔ جہاں ان کی اپنی حکومت قائم ہوتی یا کم از کم ہندوستان میں ایسے مقام پر کھڑے ہو جاتے۔ جہاں وہ سابقہ نظام حکومت کو درہم برہم کرکے اپنا نظام قائم کر چکے ہوتے تو ایک بات بھی تھی۔ مگر کیا ہی ستم ظریفی ہے۔ کہ خود تو اپنی گردن انگریز کی غلامی کے جوئے میں دیئے ہوئے ہیں۔ اسی غلام آباد ہند میں رہتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ غیر کی محکومی میں گذارتے ہیں۔ لیکن اعلان یہ فرما رہے ہیں۔ کہ کوئی مسلمان کسی غیر کی محکومی میں نہیں رہ سکتا اور اسکے ثبوت میں قرآن کریم پیش کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک فی الواقعہ یہی عقیدہ صحیح ہے۔ کہ از روئے قرآن کوئی مسلمان کسی غیر کی محکومی میں نہیں رہ سکتا۔ تو آپ احرار کی شریعت کی امارت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھنے کے باوجود کیوں قرآن کریم کی اس تعلیم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور کیوں انگریزوں کی حکومت سے اپنے آپکو آزاد نہیں کراتے۔ لیکن اگر آپ یہ جانتے ہوئے کہ قرآن کریم کے تیس پاروں میں کوئی ایک آیت یا کسی آیت کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں بتایا گیا ہو۔ کہ مسلمان کسی غیر کی محکومی میں بھی رہ سکتا ہے۔ اور آپ کے نزدیک غیر کی محکومی میں رہنا شریعت اسلام کے سراسر خلاف ہے تو آپ یہ سب کچھ جانتے ہوئے کیوں قرآن اور شریعت اسلام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں؟ کیا احرار کے "امیر شریعت" کی یہی شان ہے۔ کہ وہ شریعت مصطفویؐ کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کرے۔ اور پھر اس پر اترائے۔

اسی سلسلہ میں امیر شریعت احرار کی ایک اور بوالعجبی ملاحظہ ہو۔ آپ نے ایک جلسہ عام میں ننگے سر کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ "جب حسین احمد کی پگڑی اتر چکی۔ تو اور کسی کی ٹوپی نہیں بچ سکتی۔ ٹوپی بچانے کے لئے علماء کو میدان میں آنا چاہئے۔ وہ دنیا کو صحیح حالات سے آگاہ کریں۔ اور مسلمان نوجوانوں میں اخلاق پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا میں نے ۱۹۲۱ء میں پگڑی اتاری تھی۔ پھر نہیں باندھی اور آج ٹوپی بھی اتار دی ہے۔ اب یہ بھی نہ پہنوں گا۔ میرے نزدیک مسلمانان ہند کی شرافت کا جنازہ اسی دن نکل گیا۔ جس دن مولانا حسین احمد مدنی جیسے بزرگ کی ٹوپی اتار دی گئی" (شہباز ۲۷ر نومبر)

سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمانان ہند کی شرافت کا جنازہ نکل جانے کے بعد امیر شریعت احرار کا آئندہ ننگے سر پھرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا اس طرح شرافت کے جنازے میں روح لوٹ آئے گی؟ یا اس طرح علماء ٹوپی کو بچانے کے لئے میدان میں آجائیں گے اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اپنے ہاتھ سے اپنی ٹوپی اتار دینا اور پھر کبھی نہ پہننے کا اعلان کر دینا کونسی شریعت کا مسئلہ ہے۔ پھر مولوی حسین احمد صاحب کی ٹوپی اترنے کے صدمہ میں

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت اُم المومنین کے خط کا ایک اَور نمونہ

چند دن ہوئے میں نے یادگار کی نیت سے حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے خط کا نمونہ الفضل میں شائع کرایا تھا۔ اس کے بعد مجھے ایک زیادہ اہم امر کے تعلق میں بھی حضرت اماں جان کے خط کا نمونہ مل گیا ہے جو درج ذیل کرتا ہوں۔ اس کے مختصر حالات یہ ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی وفات ہوئی تو حضور نے اپنے پیچھے تین انگوٹھیاں چھوڑی تھیں۔ ایک وہ قدیم انگوٹھی تھی۔ جو ہمارے دادا صاحب کی وفات کے بعد جو ۱۸۷۶ء میں ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کروائی تھی۔ جس میں الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ (یعنی کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں ہے) والا مشہور الہام درج ہے۔ دوسری انگوٹھی وہ تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غالباً ۱۸۹۲ء میں یا اسکے قریب تیار کروائی تھی۔ جس میں حضور کا یہ الہام جو غالباً ۱۸۸۴ء کے قریب کا ہے درج ہے کہ اذکر نعمتی التی انعمت علیك غرستُ لك بیدی رحمتی و قدرتی (یعنی میری اس نعمت کو یاد کر جو میں نے تجھ پر کی ہے۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت لگایا ہے)۔ اور تیسری انگوٹھی وہ تھی جو وفات سے کچھ عرصہ قبل یعنی غالباً ۱۹۰۶ء میں ایک سیالکوٹ کے دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تیار کروائی تھی اور حضور کے منشاء کے مطابق اس میں "مولا بس" کے الفاظ کندہ کئے تھے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا نے ارادہ فرمایا کہ یہ تین انگوٹھیاں ہم تین بھائیوں میں تقسیم فرمادیں اور تجویز یہ ہوئی کہ تقسیم کے لئے قرعہ ڈال لیا جائے۔ چنانچہ تین علیحدہ علیحدہ پرزوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے (جو غالباً اسوقت تک ابھی خلیفہ نہیں ہوئے تھے) اپنے ہاتھ سے ان تینوں انگوٹھیوں کی عبارت لکھی اور پھر حضرت اماں جان نے دعا کرتے ہوئے قرعہ اٹھایا تو الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ والی انگوٹھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حصہ میں آئی اور غرستُ لك بیدی رحمتی و قدرتی والی انگوٹھی خاکسار راقم الحروف کے حصہ میں آئی اور "مولا بس" والی انگوٹھی عزیز میاں شریف احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ اسی وقت حضرت اماں جان نے ہر پرزہ پر اپنے ہاتھ سے ہم تینوں بھائیوں کے نام قرعہ کے مطابق لکھ دیئے۔ گویا ذیل کے نمونہ میں انگوٹھیوں کی عبارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور نیچے کے نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جس کا عکس یعنی چربہ میں ایک مبارک یادگار کے طور پر اخبار الفضل میں شائع کروا رہا ہوں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۹۔ دسمبر ۱۹۴۵ء

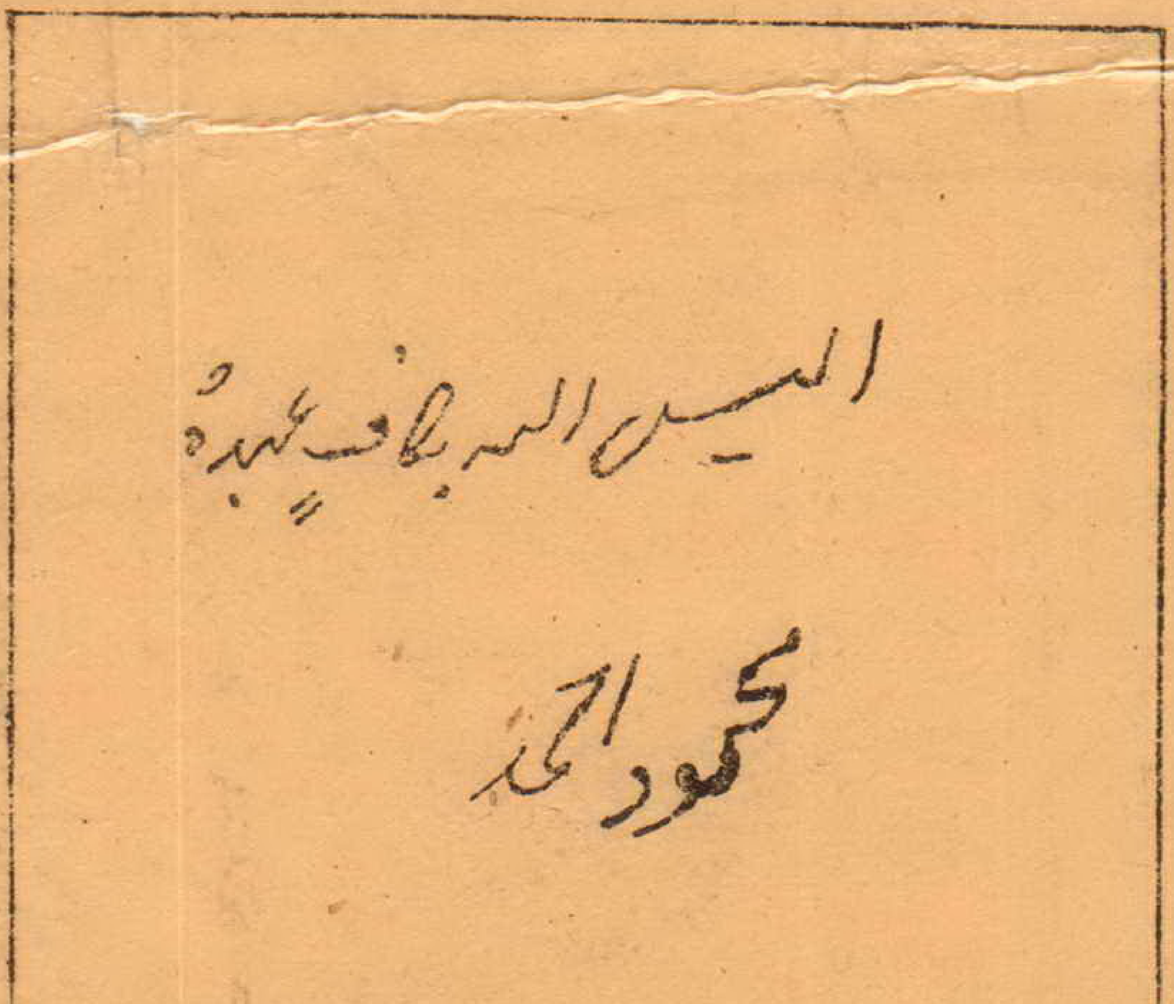

Digitized By Khilafat Library Rabwah

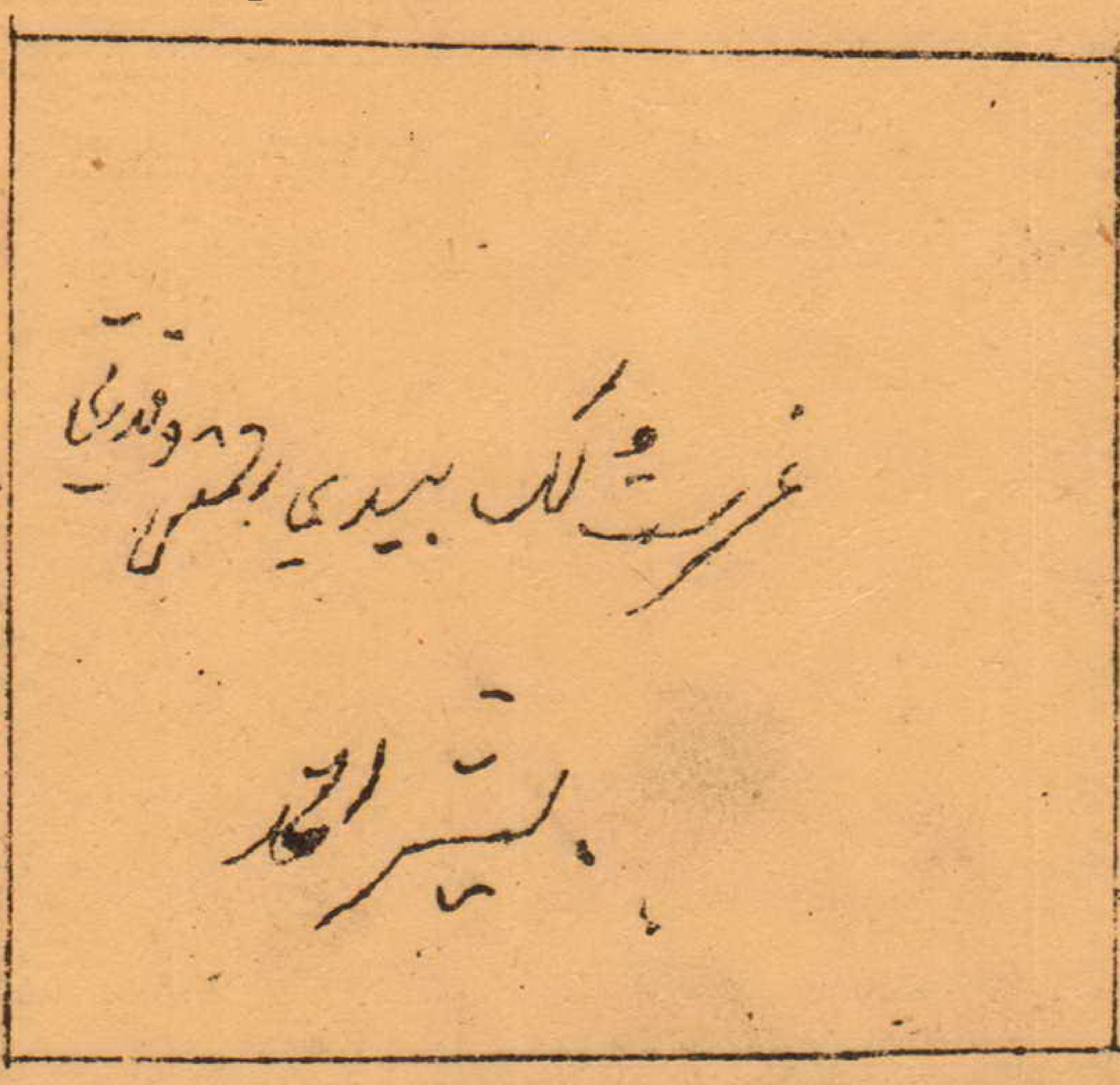

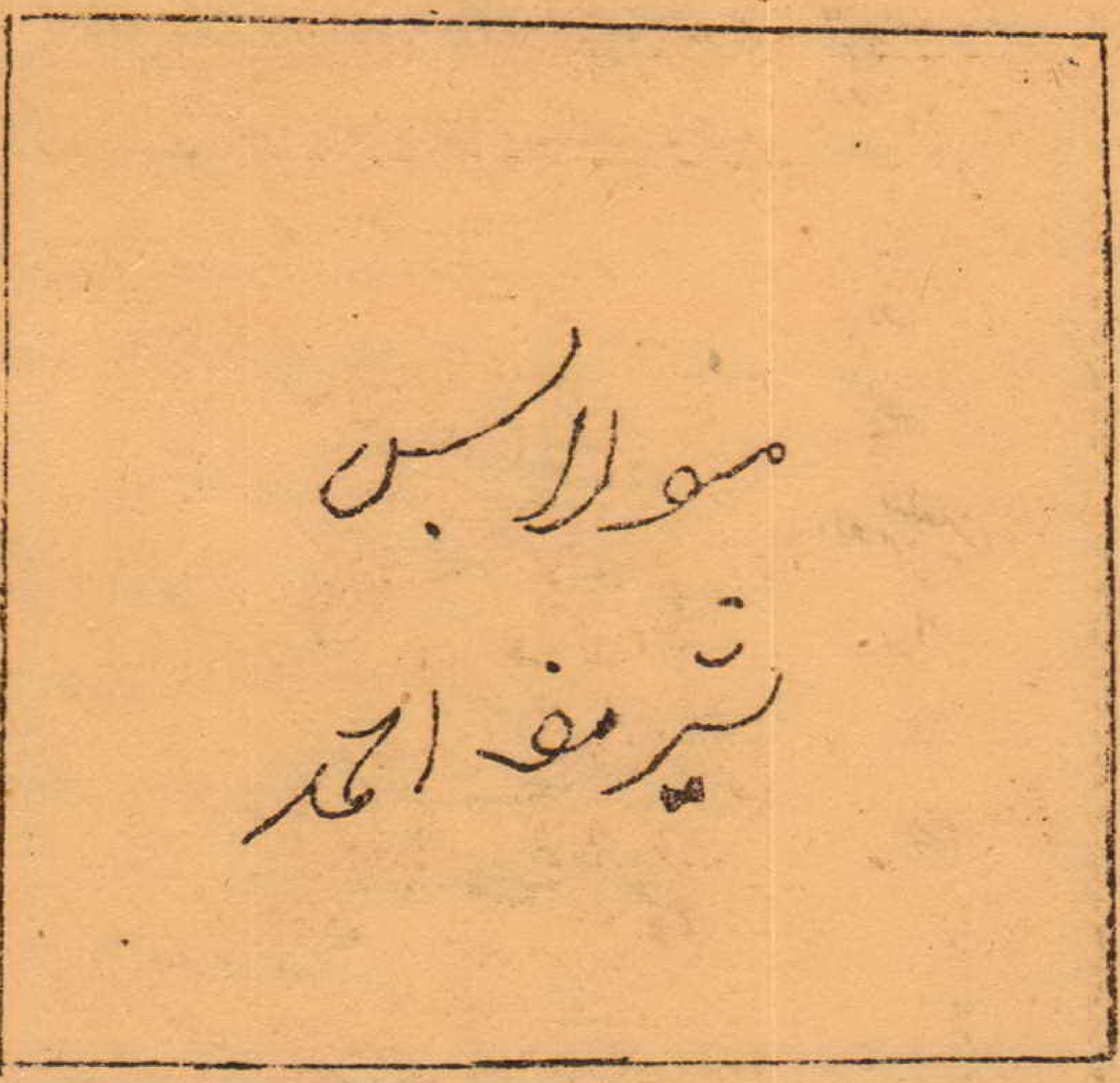

اپنی ٹوپی اتار کر پھینک دینے میں تو امیر شریعت احرار نے بڑا کمال سمجھا۔ اور اپنے نزدیک مولوی حسین احمد صاحب سے بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ مگر کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت شہید کر دیئے تھے۔ اگر معلوم ہے۔ تو سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قسم کے اخلاص کا مظاہرہ کرنے کا آج تک انہیں کیوں کبھی خیال نہ آیا۔ کہ اپنے بھی دو دانت تڑوا لیتے۔ یا پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جن تکالیف اور مصائب کا سامنا مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے کرنا پڑا۔ اُن کو اپنے اوپر وارد کر لیتے۔ اگر کسی عالم کی ٹوپی اترنے پر امیر شریعت احرار اپنی ٹوپی اتار کر پھینک دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آج تک انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس قسم کی تکالیف کفار نے پہنچائیں اُن میں سے کسی ایک کو بھی اپنے اوپر وارد نہ کیا؟ دراصل احرار کے پاس اس قسم کی نمائشی اور مضحکہ خیز حرکات کے سوا اب کچھ باقی نہیں رہ گیا۔ اور وہ عوام کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کے لئے اس قسم کی حرکات کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہر ایک سنجیدہ اور سمجھدار مسلمان پر اُن کی حقیقت روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے۔

اعلان مقاطعہ

چودھری صالح محمد صاحب سیال کے متعلق مینیجر صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ نے شکایت کی کہ محمد آباد اسٹیٹ کے کچھ مزارعین چودھری فتح محمد صاحب سیال کی سندھ کی زمین میں بغیر اجازت و ادائیگی قرضہ اسٹیٹ لے جائے گئے جس کی ذمہ داری چودھری صالح محمد صاحب سیال پر ہے۔

صورت حال کے متعلق نظارت ہذا کی رپورٹ مع جواب چودھری صالح محمد صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور نے چودھری صالح محمد صاحب کو مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ اور تین بار اس سزا کا اخبار میں اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

لہذا نظارت ہذا کی طرف سے چودھری صالح محمد صاحب سیال حال دیہ اکرہ سندھ کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

از جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب حیدرآباد دکن

سورہ آل عمران کی آیات میثاق النبیین کی نسبت تمام مفسرین و مترجمین قرآن نے صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ یہ میثاق حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جملہ انبیاء سے لیا گیا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیائے سابقین کے مصدق تھے۔ اور یہ مرتبہ اور کسی نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ امنّا و سلّمنا۔ بلاشبہ ہر ایک فضیلت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب منسوب کی جائے۔ جائز اور صحیح اور قابل تسلیم ہے۔ لیکن جو قابل تحقیق و تنقیح مسئلہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کے دعاوی سے پیدا ہوگیا ہے۔ وہ مسئلہ اس زمانہ سے پہلے کبھی مفسرین قدیم کے زمانہ میں جن کی تقلید اس زمانہ تک تمام مترجمین و مفسرین حال کرتے آئے ہیں پیش نہیں آیا تھا۔ اگرچہ بعض اکابرین امت نے یہ لکھا ہے۔ کہ اس امت میں نبی غیر تشریعی تابع شریعت محمدیہ آسکتا ہے۔ مگر ان کے اس قول درائے کا کوئی صاف و صریح ماخذ معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں جبکہ مسیح موعود علیہ السلام نے نبی غیر تشریعی اور امتی ہونے کا دعوےٰ اس صراحت سے کیا۔ کہ اکمال و اتمام دین کے بعد جس کی پوری حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اس وعدہ حفاظت اسلام کے تحت اشاعت اسلام و تعلیم قرآن کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے اس لئے مامور فرمایا ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو دنیا کے سارے گوشوں میں پہنچا کر اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دکھایا جائے۔ تاکہ منشاء الٰہی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ پورا ہو۔ تو اگر آیات میثاق النبیین سے یہ مسئلہ نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا ثابت ہو جائے تو آیات مذکور کے اس مفہوم کے لحاظ سے بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت انبیاء سابقین پر ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح مفسرین قدیم کے بیان کردہ مفہوم آیات سے میرے بیان کردہ مفہوم میں کوئی مغائرت پیدا نہیں ہوتی۔ یعنی آیات میثاق النبیین کو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے محدود رکھو۔ یا اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد یعنی نبی غیر تشریعی و امتی کی بعثت تک وسعت دو۔ ہر حال میں دونوں مفہوموں سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ہی ثابت ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی غیر تشریعی کی آمد کے امکان وجواز کو ثابت کرنے کے لئے آیت "خاتم النبیین" کی بھی بہت دلنشین اور قابل قبول توضیحات فرمائی ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ اگر خاتم النبیین کے خاتم کو ت کی زیر کے ساتھ پڑھا جائے تب بھی "النبیین" کی وجہ سے وہ معنے جو عام طور پر کئے جاتے ہیں "النبی" یعنی نبی شارع تک محدود رہیں گے۔ مگر مخالفین اور تعجب ہے۔ کہ بعض ان لوگوں نے بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے اور قبول کرتے ہیں۔ اس توضیح اور تشریح کا مضحکہ اڑایا۔ اور اس بات پر مصر ہے کہ لفظ نبی "ہمیشہ تشریعی اور متبوع نبی کے لئے ہوتا ہے۔ غیر تشریعی اور تابع نبی کی نسبت قرآن پاک نے کوئی صراحت نہیں کی ہے اس لئے اس خیال کی تائید کسی برہان قطعی یا دلیل سے نہیں ہوتی ہے۔ کہ "نبی غیر تشریعی اور تابع و امتی بھی ہو سکتا ہے۔

آل عمران کی آیات "میثاق النبیین" کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے جس طرح سمجھایا ہے۔ اس کو میں علماء اور مبلغین جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ذریعہ بہت سے مذبذبین کے دل الجھاؤ صاف اور شکوک رفع ہو جائینگے۔ وما توفیقی الا باللہ

سورہ آل عمران پارہ سوم کے رکوع ۸ میں آیات میثاق النبیین اس طرح ہیں:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

یہ الفاظ صاف طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یہ میثاق ایسے نبیوں سے لیا گیا ہے۔ کہ جن کو کتاب و حکمت دی گئی تھی۔ اور ان سے میثاق یہ لیا گیا۔ کہ جب تم کو کتاب و حکمت عطا کر دی جائے۔ اس کے بعد (ثُمَّ) اگر کوئی ایسا رسول ہماری طرف سے آئے۔ جو تم کو دی ہوئی شریعت کا مصدق ہو۔ تو تم اس پر نہ صرف یہ کہ ایمان لاؤ۔ بلکہ اس کی مدد بھی کرو۔ ان آیات میں دو باتیں صاف ہیں۔ اول یہ کہ میثاق ان انبیاء (النبیین) سے لیا گیا تھا۔ جن کو کتاب و حکمت یعنی شریعت و قانون دیا گیا تھا۔ دوم۔ یہ کہ شریعت آجانے کے بعد رسول مصدق شریعت آسکتا ہے۔ یعنی بغیر شریعت جدید کے صرف موجودہ شریعت کی تبلیغ و اشاعت کرنے والا (مُصَدِّق بکسر دال) یعنی غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ اور یہی منشاء ان علمائے ربانیین کے اقوال کا ہے۔ جو غیر تشریعی نبی متبع شریعت محمدیہ کی آمد کے امکان و جواز کے قائل ہیں۔ جیسے متقدمین سے محی الدین ابن عربی۔ شیخ عبدالکریم جیلی اور متاخرین میں شاہ ولی اللہ و مولانا محمد قاسم و مولوی عبدالحی لکھنوی وغیرہ وغیرہ بلحاظ اس توجیہہ کے سورہ احزاب کی آیت خاتم النبیین میں "النبیین" بھی انبیاء تشریعی کے ساتھ مخصوص ہو سکتا ہے:۔

آیات میثاق زیر بحث میں مُصَدِّق کے معنی صاف طور پر تصدیق کرنے والے یعنی اشاعت دین کرنے والے کے ہیں جو اسلام و نبوت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت کرنے کے لئے دنیا میں اپنے وجود اور اپنے واردات کو بطور شہادت پیش کرے گا۔ تاکہ سورہ بروج کے الفاظ "شاھد و مشھود" کا وقوع و ظہور دنیا کو برائی العین نظر آسکے۔

اس موقعہ پر یہ مقررہ و مسلمہ اصول تفسیر بھی ذہن میں رہنا چاہئیے۔ کہ جو احکام انبیاء علیہم السلام کو مخاطب کرکے دیئے جاتے ہیں۔ وہ صرف انبیاء علیہم السلام کی ذات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے ذریعہ سے ان کی امتوں اور ان کے متبعین پر بھی حاوی ہوتے ہیں۔ خود انبیاء علیہم السلام اپنے بعد آنے والے انبیاء کے نام و نشان و اوصاف دیتے اور ان کے کام بتا کر گویا اپنے ایمان کا اظہار کر دیتے ہیں اور اپنی امت کو ان کے ماننے کے لئے تیار کرکے حق نصرت بھی ادا کر دیتے ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے ہادی و مہدی و مسیح موعود کے لئے نہ صرف آنے والے کا نام و نشان و پتہ اور اوصاف اور اس کے ذاتی کام کو واضح کرکے بتا دیا۔ بلکہ اسکو حکم اور نبی بھی قرار دیا۔ اور اسکی نصرت کے لئے اپنا سلام بھی امت کے پاس ودیعت کر دیا۔ اب یہ کام امت کا ہے۔ کہ اس وعدہ نصرت حق کو واقع بنا دے۔ مجھے کچھ شک نہیں ہے۔ کہ امت مرحومہ نصرت حق کے لئے تیار و منتظر بیٹھی ہے۔ لیکن مشکل یہ آپڑی ہے۔ کہ وہ بجائے مامور من اللہ کے ایسے زعمائے علم کے پیچھے چل پڑی ہے جو اپنے ظاہری علم بے روح عمل کی بنیاد پر اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کے قائمقام ہیں۔ اور مخلوق خدا یہ جاننے سے قاصر رہ گئی ہے۔ کہ کوئی شخص صرف اپنی زبان سے مزکی نہیں بن سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ہی تزکیہ کرتا ہے۔ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ اس طرح دنیا اس مامور کی تلاش سے بے فکر ہو گئی ہے۔ جو بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ کا مصداق ہو۔ قرآن شریف میں پڑھتے ہیں کہ مومنین و متقین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

جب حکم یہ ہے تو ضرور ہے۔ کہ صادقین دنیا میں بھیجے جائیں۔ اس لئے اُن کی تلاش بھی ضروری ہے۔ پس اٹھو اور تلاش کرو کہ تمہارے اس زمانہ کے لئے کون صادق بھیجا گیا ہے۔ اور کون ہے جو کہتا ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجا ہوا وہ صادق ہوں کہ جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ کون ہے جو کہتا ہو کہ میں خود اپنے کسی عمل و کسب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و نصرت کے ماتحت مُزکیّٰ کیا گیا ہوں۔ ایسا شخص تو اس زمانہ میں صرف ایک ہی ہے۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء۔ لیکن آج کل دنیا خدا کا نام لینے سے ایسا چڑتی ہے۔ کہ خدا کی قدرت و نصرت سے کسی کا مزکی ہو جانا اُس کو گوارا ہی نہیں ہے۔ وہ تو بڑی سفید داڑھی۔ اونچے عمامہ اور نیچے گھیر دار جبہ ہی کو علامات تزکیہ سمجھتی ہے۔ اور اسی میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ختم مضمون سے پہلے ناظرین کو سورۃ احزاب کی آیات میثاق کی طرف بھی متوجہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جس میں خود حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی میثاق لئے جانے کا صاف طور پر ذکر موجود ہے یہ آیات اس طرح ہیں:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۙ الخ

مولوی فاضل اصحاب کے لئے نادر موقعہ

سلسلہ کی تبلیغی ضرورتوں کے لئے جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخل ہو کر باقاعدہ مبلغ بننے والے مولوی فاضل اصحاب کی فوری ضرورت ہے۔ جنہیں قریباً ڈیڑھ سال کی ٹریننگ کے بعد سلسلہ کے کام پر مقرر کیا جائیگا۔ علم دین سیکھنے کا صحیح مصرف یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی کو اعلاءِ کلمۃ اللہ میں خرچ کرے۔ دنیا کے عارضی فوائد ختم ہو جائینگے۔ صرف اعمال صالحہ انسان کے کام آئینگے اور تبلیغ اسلام اعمال صالحہ میں ایک بہترین عمل ہے۔ مبلغین کے لئے یہ خاص کلاس نئے سال کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے آخر دسمبر ۱۹۴۵ء تک مولوی فاضل اصحاب اپنی درخواستیں بپتہ ذیل ہمارے پاس ارسال فرما سکتے ہیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

جماعت احمدیہ اور تعلیم

"ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہمارے تمام احمدی سو فیصدی تعلیم یافتہ ہوں"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

قوموں کی ترقی اور عروج کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ قوم کے افراد باہمت مستقل مزاج حقیقت شناس اور اہل علم ہوں۔ افراد قوم میں جتنی جتنی علمی قابلیت ہوگی۔ اتنے ہی وہ قوم کے لئے زیادہ مفید ثابت ہونگے۔ کیونکہ علم ایک بیش بہا نعمت اور ایک خوبصورت زیور ہے۔ اور جو اس خوبصورت زیور سے مزین و آراستہ ہو۔ وہ اپنے مفوّضہ امور کو خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی باحسن وجوہ سرانجام دے سکتا ہے ایک ذی علم کی نظر اسے معاملات کے مخفی اسرار سے آشنا کرادیگی اور وہ امور مفیدہ کی تہ تک پہنچکر اپنی قوم کی شاندار خدمات انجام دے سکتا ہے۔ لیکن اگر افراد قوم جاہل اور علم سے بے بہرہ ہوں۔ تو ان کی طبیعت میں قومی ترقی کی کوئی امنگ و آرزو پیدا نہ ہوگی۔ اور اگر کبھی اُن کے دل میں خیال بھی آئے تو کام کا طریق معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ کوئی اقدام نہ کر سکیں گے۔ اور اُن کی یہ جہالت قوم میں سستی و غفلت پیدا کر کے قوم کو ہلاکت و بربادی کے گڑھے کے قریب کر دے گی۔

موجودہ زمانہ ترقی خصوصاً علمی ترقی کا زمانہ ہے۔ اور آج دنیوی طور پر وہی قوم دیگر اقوام سے آگے نکل سکتی ہے۔ جو علمی میدان میں دوسروں سے فوقیت لے جائے۔ آجکل کی صاحب اقتدار قوموں کو دیکھ لو۔ ان کے افراد علم سے شغف رکھنے والے۔ دن رات علمی تحقیقاتوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آئے دن نئی ایجادات اور نئے انکشافات کرتے رہتے ہوں۔ جماعت احمدیہ بھی ترقی کے میدان میں آ اتر چکی ہے۔ اور اس کا مقابلہ دنیا کی سب اقوام سے ہے۔ خواہ وہ دنیوی طور پر بام عروج پر ہوں یا دینی طور پر اپنے آپ کو ایسا سمجھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اب احمدیت کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم کرے۔ اور ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائے۔ اس عظیم الشان مقصد کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت علمی میدان میں شاندار ترقی کرے۔ ہماری جماعت کا ہر فرد تحصیل علم میں مشغول ہو کر جماعت کی ترقی میں ممد و معاون ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعتی حیات و ترقی کے لئے تحصیل علم کو نہایت ضروری اور لابدی امر قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ پہلے جو اپنے بچوں کو پرائمری تک تعلیم دلواتے ہیں۔ وہ کم از کم مڈل تک اور جو مڈل تک تعلیم دلوا سکتے ہیں وہ کم از کم انٹرنس تک اور جو انٹرنس تک پڑھا سکتے ہیں وہ اپنے لڑکوں کو کالج میں تعلیم دلوائیں اور انہیں کم از کم بی۔ اے کرائیں۔ چونکہ ہم تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم سو فیصدی تعلیم یافتہ ہوں"۔ (الفضل ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ارشاد اور اس کے شاندار و بابرکت نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی کوشش و سعی کرے۔ اور افراد جماعت میں تحصیل علم کی ایک روح پیدا کر دی جائے جس کے نتیجہ میں ہماری جماعت میں ہر علم و فن کے ماہر پیدا ہوں۔ اپنی علمی تحقیقات خیالات اور نظریات سے اسلام اور احمدیت اور مخلوق خدا کے لئے مفید بن سکیں۔

زندہ قوم کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کے افراد میں حرکت۔ جوش اور ولولہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے زندہ خدا کی زندہ جماعت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ علمی میدان میں شاندار ترقی کر کے اپنی زندگی کا ثبوت دے۔ ہمارے سامنے اپنے اسلاف کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب لوگ جہالت میں مبتلا تھے۔ مگر اُن میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا علم و عرفان میں یکتا انسان پیدا ہوا۔ تو مذہبی۔ سیاسی اور علمی اعتبار سے عرب کی کایا پلٹ گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے متبعین دنیا کے اکثر حصہ پر چھا گئے۔ انہوں نے سیاسی و دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ علمی میدان میں بھی وہ شاندار ترقی کی۔ کہ دنیا کے مختلف علوم و فنون میں نہایت اعلیٰ تصانیف کیں۔ ایک طرف انہوں نے اُن کتب میں مذہبی اور روحانی معلومات کا بیش بہا ذخیرہ جمع کیا۔ تو دوسری طرف اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں سیاسی۔ اخلاقی تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی امور کے متعلق قیمتی علمی خزانہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اندلس اور قرطبہ کی یونیورسٹیاں اسلامی علمی ترقی پر شاہد ناطق ہیں۔ بعد از اں مسلمانوں میں غفلت و سستی پیدا ہو گئی۔ غیروں نے تو ان کے علوم سے استفادہ کیا۔ مگر وہ اپنے علوم سے بیگانہ ہو گئے۔ جس کے نتیجہ میں ذلت و ادبار کے گڑھے میں گر گئے۔ اور آج علمی و سیاسی میدان میں مسلمانوں کی حیثیت ایک پسماندہ قوم کی سی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر یہ سامان پیدا کر دیا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو از سر نو ترقی دی جائے اور آج پھر وہ ہر میدان میں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ جماعت کا فرض ہے۔ کہ مذہبی و روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ علمی ترقی بھی کرے۔ اور نئی نسلوں کے لئے اس رنگ میں تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ کہ اگر وہ ایک طرف مذہبی لحاظ سے عالم دین۔ نیک و متقی ہوں۔ تو دوسری طرف علمی طور پر دنیوی علوم و فنون کے ماہر ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ نے مذہبی میدان میں دشمن پر شاندار فتح حاصل کی ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ نئے نظام کے قیام کے لئے جماعت دنیوی علوم میں بھی غیروں پر سبقت لے جائے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی مقصد کے پیش نظر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں فرمایا ہے۔ "ہمارے لئے لازمی ہے۔ کہ ہمارے تمام احمدی سو فیصدی تعلیم یافتہ ہوں"۔ ذی استطاعت احباب اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلوائیں۔ اور اس اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے قادیان میں اپنا تعلیم الاسلام کالج بھی کھل چکا ہے۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں داخل کروائیں۔ اس کالج کے طالب علم انشاء اللہ العزیز دینی اور دنیوی دونو علوم میں ترقی کریں گے۔ اور اچھے ماحول میں رہنے کی وجہ سے اچھے تربیت یافتہ ہوں گے۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل میں نہ صرف بچوں کی تعلیم کی طرف ہی توجہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

350

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں کیا ہوگا؟

(۱) ہر احمدی کے ایمان میں جلا پیدا کرنے کا سامان ہوگا۔

(۲) ہر غیر احمدی و غیر مسلم کا دل کدورت و غلط فہمیوں سے پاک ہوگا۔

(۳) اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت بیان کرکے یہ بتایا جائے گا۔ کہ جماعت احمدیہ ہستی باری تعالےٰ کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان لائی ہے۔ محض اتباع آباء اولین وظن نہیں ہے۔

(۴) یہ بتایا جاویگا۔ کہ جماعت احمدیہ نے کن محاسن اخلاق کو دیکھ کر حق الیقین پیدا کیا۔ کہ پیارا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اعلیٰ اخلاق کا مالک نہ ہوگا جبکہ اس آقا کا غلام بھی اس رنگ میں رنگین ہے۔ اس کا نام ذکر حبیبؐ ہے۔

(۵) یہ بتایا جائیگا کہ نبوت کی حقیقت و اہمیت کیا ہے۔ جو اسے حسب ضرورت جاری رہنا چاہیئے۔

(۶) لوگوں کے دلوں میں اس غلط خیال کے پیدا ہونے کی تردید کی جاویگی۔ کہ خاتم النبیین کہنے سے جماعت احمدیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتی ہے۔ اور بتایا جاویگا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان احمدیت کے نقطہ نظر سے کیا ہے۔ اور محض کالی کملی والا۔ سوہنے مکھڑے والا تک صفات حسنات کو محدود رکھنے والے مسلمانوں میں اور احمدیہ جماعت میں کیا فرق ہے؟

(۷) یہ بتایا جاویگا۔ کہ اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔ مثلاً معاشرتی زندگی کے ایک پہلو یعنی "صفائی و پاکیزگی کے متعلق اسلامی تعلیم" کا بیان ہوگا۔

(۸) یہ بتایا جائے گا۔ کہ اسلامی نظام یعنی خلافت کی اہمیت کیا ہے؟

(۹) اسلامی اقتصادی نظام کا دنیا کے سب سے بڑے فتنہ یعنی اشتراکیت کے بے بنیاد نظام سے موازنہ کیا جاویگا۔

(۱۰) یہ بتایا جاویگا کہ اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی کیا اہمیت ہے؟

(۱۱) یہ بتایا جاویگا۔ کہ مسلمان کس وقت کن وجوہ سے حیات مسیح کے قائل ہوئے؟

(۱۲) یہ بتایا جاویگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر احمدیہ جماعت پر کیا ذمہ واریاں عاید ہوتی ہیں۔ ہم نے کیا کیا ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا ہے؟

(۱۳) بتایا جاویگا کہ ہمارے بزرگوں نے کس طرح اسلام کو ہم تک پہنچایا۔ ہم اس طریق پر کہاں تک عمل کرسکتے ہیں؟

(۱۴) یہ بتایا جاویگا۔ کہ دہریت کی طرف دنیا کو کیا چیز لے جارہی ہے۔

(۱۵) ہر غور و فکر رکھنے والے شخص کے لئے ہمارا یہ جلسہ ایک آئینہ ہوگا۔ اور یہ لیکچرز سنکر اپنے نفس میں آئندہ بہبودی و فلاح کے راستہ پر غور کرنے کا بہترین موقعہ ہوگا۔

احباب جماعت سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ خود آئیں دوسروں کو ساتھ لائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی ان نعماء سے حصہ پائیں۔

المعلن:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری الاتاہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلمہ ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا (ابو داؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے دیگر دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرات کر سکتا ہے! یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔ اے لوگو! خدا کا خوف کرو اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدے پر اڑے رہو گے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق یا حقیقی مجدد ہے۔ تو اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عظیم الشان خوشخبری

بسلسلہ

ترجمۃ القرآن بطرز جدید

جلد دوم

از پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ مندرجہ ذیل خصوصیات کے ساتھ شائع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ اس کے ذریعہ ہر معمولی پڑھا لکھا۔ بخوبی۔ بغیر استاد کی مدد کے سو فی صدی ترجمہ سیکھ اور سمجھ سکتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے پوری آیت بطرز یسرنا القرآن دی گئی ہے (۲) اس کے نیچے اوپر والی آیت کے تمام اجزاء علیحدہ علیحدہ درج کئے گئے ہیں (۳) اس کے نیچے ہر جزو کا ترجمہ الگ الگ کیریں ڈال کر دیا گیا ہے اس طرح پر [illegible] دیا گیا ہے (۴) پھر اس کے نیچے بامحاورہ ترجمہ جو آیت کا پورا مطلب ظاہر کرتا ہے لکھ دیا گیا ہے۔ ترجمہ اصلاح شدہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم (۵) کتابت بطرز یسرنا القرآن کی گئی ہے (۶) طباعت عمدہ اور صاف ہے (۷) کاغذ سفید اعلیٰ درجہ کا استعمال کیا گیا ہے (۸) صفحات ۱۱۲ ہدیہ صرف ایک روپیہ

جلد اول پارہ اول صفحات ۸۸ کے تھوڑے نسخے باقی ہیں ہدیہ ایک روپیہ۔ ہر دو جلد مجلد دو روپیہ جمع آنے علاوہ محصول ڈاک فوراً طلب فرمالیں۔ ورنہ ہم آپ کے آرڈر کی تعمیل سے قاصر رہیں گے

(نوٹ) تمام تر تعیت حصہ دوم۔ قرآن مجید کے اہم کام کی وجہ سے اس دفعہ شائع نہیں ہو سکی جو دوست اپنی رقم واپس لینا چاہیں یا اس رقم کی مطبوعات مکتبہ ہذا سے لینا چاہیں تو ان کی رعایت سے لے سکتے ہیں

ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید مترجم و معرٰی۔ تفسیر کبیر جلد ششم تمام نئی اور پرانی مطبوعات سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ کتب احادیث منگوانے کا پتہ: منیجر مکتبہ تشحیذ الاذہان رحمانیہ قادیان

تصانیف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۔ مقطعات قرآنی۔ مذہبی دنیا میں بالکل نئی کتاب حروف مقطعات کے متعلق نہایت لطیف اور جدید انکشاف۔ تمام مقطعات کے معنی ایک اصل کے ماتحت پیرایہ بیان لطیف۔ دلائل تسلی بخش۔ قیمت مجلد ۸؍

۲۔ بخار دل۔ حضرت میر صاحب کی نہایت پر معارف اور بیحد اثر انگیز مطبوعہ و غیر مطبوعہ نظموں کا مجموعہ۔ یہ نظمیں اس قدر دلچسپ ہیں۔ کہ انہیں بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۲؍

۳۔ کر۔ نہ کر۔ حضرت میر صاحب نے اپنی اس تازہ تصنیف میں اسلامی اوامر اور نواہی کو چھوٹے چھوٹے فقروں میں ایسی خوبی سے بیان کیا ہے۔ کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی سمجھ سکے۔ اپنے رنگ کی بالکل جدید کتاب ہے اور بچوں اور بچیوں کے کورس میں شامل ہونے کے قابل۔ قیمت ۳؍

المشتہر: احمدیہ دارالاشاعت قادیان

اکسیر شاہی

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کرتی ہیں اور ایک خوراک جسم نیا دیتی ہیں یہی وہ نسخہ ہے جس نے بڑے بڑے رؤسا کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے آپ بھی منگوائیں اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں

قیمت فی شیشی ۳۲ گولی ۱۵/-/- روپے

درخواست دعاء

میرے بھائی مولوی نبیل الرحمٰن صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں آجکل وہ سخت کمزوری اور نقاہت محسوس کرتے ہیں۔ احباب درد دل سے ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی

کمی خون اور ہر قسم کی کمزوری کا مؤثر اور مکمل علاج

میٹاگلوبین

میٹاگلوبین	میں وہ حیاتین (VITAMINS) شامل ہیں جن کی وجہ سے اسکا درجہ دنیا کی ادویات سے بہت بلند ہے
میٹاگلوبین	اجزاء کے لحاظ سے جواہرات سے تولنے کے قابل ہے۔ اور قیمت میں ہر امیر و غریب کیلئے قابل برداشت
میٹاگلوبین	یرقان، دل کی دھڑکن، ضعف جگر اور ورم جگر کو دور کر کے خاص طور پر خون علاج پیدا کرتی ہے
میٹاگلوبین	حلق سے اترتے ہی خون صالح پیدا کرنا شروع کر دیتی ہے
میٹاگلوبین	میعادی بخار، ملیریا، انفلوئنزا اور زچگی کے بعد کی کمزوریوں کا مجرب علاج ہے۔
میٹاگلوبین	امراض نسواں کے لئے آب حیات ہے
میٹاگلوبین	کثرت طمث، قلت طمث کو دور کر کے طاقت پیدا کرتی ہے۔
میٹاگلوبین	پرسوت کے لئے اکسیر و نادر دوا ہے۔
میٹاگلوبین	حاملہ مستورات کیلئے مولد دم اور محافظ صحت ہے۔ زچگی کے بعد بچاؤ صحت کیلئے مجرب ہے۔
میٹاگلوبین	بخار سے بگڑے ہوئے جگر اور تلی کو درست کر کے خون بڑھاتی ہے۔
میٹاگلوبین	وجع المفاصل کے لئے لاثانی دوا ہے۔
میٹاگلوبین	سل اور دق کے بیماروں کے لئے پیغام شفا ہے۔
میٹاگلوبین	پیچش کے بعد ورم امعاء کے لئے بہت مفید ثابت ہو چکی ہے۔
میٹاگلوبین	مقوی حافظہ ہے اور دماغی امراض کا بہترین علاج ہے۔
میٹاگلوبین	ہر بیماری کے بعد کمزوری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے
میٹاگلوبین	لاتعداد ڈاکٹر و دیگر معالجان اپنے مریضوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں۔
میٹاگلوبین	کی شیشی جو کہ تین دفعہ روزانہ کے لئے کافی ہوتی ہے اچھے دوا فروش دو روپے آٹھ آنے میں فروخت کرتے ہیں
میٹاگلوبین	اگر مقامی طور پر دوا فروش دستیاب ہو سکے۔ تو اچھے دوا فروش کو اس دوا کا اسٹاک رکھنے کا مشورہ دیجئے
میٹاگلوبین	خون کی کمی اور ہر قسم کی کمزوری کا واحد علاج ہے۔
میٹاگلوبین	اگر مقامی طور پر نہ ملے تو براہ راست دکان سے بذریعہ ڈاک پارسل منگوائیے اس حالت میں خرچہ پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا

میٹاگلوبین دی ایسٹرن انڈسٹریز انڈیا جالندھر شہر کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیشگوئیاں
زندہ خدا کے زندہ نشان

یہ کتاب امام مسجد لندن مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے مرتب کی ہے۔ ابتداء میں پیشگوئیوں کے موضوع پر نہایت لطیف مضمون درج ہے۔ نجومیوں اور سپرچولسٹوں کی پیشگوئیوں اور خدائی ملہمین کی پیشگوئیوں میں فرق بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد گزشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں جو اب تک پوری ہو چکی ہیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی

مسٹر مارلین کی پیشگوئی

تک سب پیشگوئیاں اس میں آ گئی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت تبلیغی نقطۂ نگاہ سے نہایت مفید ہے۔ کاغذ سفید اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت بارہ آنے ۱۲/

نیز تبلیغی ٹریکٹ چار روپے فی سینکڑہ کے حساب سے مل سکتے ہیں

ملنے کا پتہ: **مکتبہ احمدیہ قادیان**

اپنے پیارے آقا کے فرمان والا شان وارشاد ہدایت بنیاد کے ماتحت جماعت احمدیہ کے سنوانی صدی افراد کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے کیلئے دوسرا گھر بلا دنیا

بِسْمِ اللہ کی بے سے وَالنَّاس کے سین تک

جدید لغاتِ فرقانِ حکیم الموسوم بہ تفہیم القرآن العظیم

جو قرآن شریف کے تیس ۳۰ پاروں۔ ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتوں۔ اور پانچسو چالیس ۵۴۰ رکوعوں۔ اور دس ہزار سے زائد الفاظ اور لغات کے معانی پر مشتمل ہے اور قرآن پاک کی ترتیب کے مطابق رکوع وار مرتب کی گئی ہے۔ اور ہر لفظ کے موقع اور محل کے موافق ایک ایک دو دو تین تین معنی بڑی تلاش اور جستجو سے ایک سو اٹھاسی ۱۸۸ صفحات پر سبقاً سبقاً درج کئے گئے ہیں

اُستاد کی مدد کے بغیر فرقان حمید کا ترجمہ پڑھنے والوں

کے لئے یہ کتاب ایک نادر و نایاب عجیب و غریب علمی تحفہ ہے۔ جو آج تک دنیا کی کسی زبان میں طبع نہیں ہوئی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

سلسلہ "تعلیم القرآن الکریم" کے خریداروں کو صرف ایک روپیہ میں دی جائے گی

نیز حمائل شریف مترجم طبع جدید مجلد ھدایہ صہ ۔ و ۔ صہ ۔ د ۔ ۸ ۔ د ۔ معہ

مکتبہ تعلیم القرآن قادیان احمدیہ چوک سے خریدیں

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف منشی فاضل ادیب فاضل آنرز ان پنجابی

دواخانہ خدمت خلق کے مقبول عام مجربات

(۱) شتبا کن — ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہر
(۲) اکسیر شباب — کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک معہ
(۳) حبوب جواہر — مولد جوہر حیات۔ قیمت چالیس گولیاں صہ
(۴) نور جام عشق — طاقت کی بہترین دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں عہ
(۵) دوائی فضل الٰہی — اولاد نرینہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے
(۶) حب مجند — اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۱۸ روپے
(۷) حب مروارید ریتیری — اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے قیمت پچاس گولیاں صہ
(۸) ہمدرد نسواں — اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل کورس ۱۲ روپے
(۹) معجون فوفل — سیلان الرحم کے لئے نہایت ہی مجرب دوا ہے۔ قیمت چار تولہ عہ
(۱۰) سرمہ ممیرا خاص — جملہ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ
(۱۱) حب تیماک — دمہ اور کھانسی کے لئے نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ
(۱۲) اکسیر نزلہ — پرانے نزلہ کے لئے نہایت مفید ہے قیمت یکصد گولیاں عہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں

اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ برشعثا۔ نمک سلیمانی۔ حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں

ملنے کا پتہ۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

اصفہانی چائے

ہمیشہ استعمال کریں

جنگی ہوائی جہاز مارکہ اصفہانی چائے

فرحت آفریں اور تازگی بخش ہونے کے علاوہ ارزانی اور عمدگی کے لحاظ سے ہر طبقہ کیلئے موزوں ہے۔

ہر دوکان دار سے مل سکتی ہے

اصفہانی ٹی۔ ایجنسی

شاہ دین بلڈنگ دی مال — لاہور
بالمقابل چارٹرڈ بنک ہال بازار — امرتسر
چوک یادگار — پشاور شہر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۸ دسمبر۔ سنٹرل اسمبلی کا حلقہ مشرقی وسطی پنجاب میں مولوی ظفر علی مسلم لیگی اور مسٹر گابا کے درمیان مقابلہ تھا۔ مولوی صاحب نے ۹۷۰۰ اور مسٹر گابا نے ۱۴۲۶ ووٹ حاصل کئے۔

دہلی ۸ دسمبر۔ آج آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے خلاف کورٹ مارشل کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ جاپانی وزارت خارجہ کے رکن مسٹر ہٹو وو ٹو کی شہادت ہوئی۔ انہوں نے وہ دستاویزات پیش کیں۔ جن میں حکومت جاپان نے ہندوستان کی عارضی آزاد حکومت کو ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء سے تسلیم کیا تھا۔ گواہ نے کہا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ جرمنی۔ اٹلی۔ چین۔ تھائی لینڈ۔ فلپائن اور برما کی حکومتوں نے بھی آزاد ہند حکومت کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور حکومت جاپان نے جزائر انڈیمان اور نکوبار بھی آزاد ہند حکومت کو دے دینے کے احکام جاری کر دئے تھے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ہندوستان کے متعلق جاپان کا خیال صرف یہ تھا۔ کہ ہندوستان آزاد ہو جائے۔

گوجرانوالہ ۸ دسمبر۔ وسطی پنجاب کے مسلم حلقہ سے لیگ کے امیدوار حافظ محمد عبد اللہ مرکزی اسمبلی کے رکن منتخب کر لئے گئے ہیں۔ آپ کو ۱۹۱۷۹ ووٹ اور آپ کے حریف یونینسٹ امیدوار کو ۲۱۳۲ ووٹ ملے۔

یروشلم ۸ دسمبر۔ فلسطین کی عرب عورتوں نے یہودیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ عرب عورتوں کی یونین کی ایگزیکٹو کونسل نے کیا ہے۔

پیرس ۸ دسمبر۔ بدھ کے روز فرانس میں دس لاکھ مزدوروں کی سٹرائیک کا خطرہ ہے۔ مزدوروں نے اپنی تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔ جسے حکومت نے منظور نہیں کیا۔

لال قلعہ دہلی ۸ دسمبر۔ کپتان شاہ نواز نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ جب میں نے آزاد ہند فوج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ تو یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اپنا سب کچھ اپنی زندگی خاندان بادشاہ سے روایتی وفاداری بھی قربان کر دوں گا۔ میں نے یہ بھی ارادہ کر لیا تھا۔ کہ اگر میرا سگا بھائی بھی میرے مقابل آئے گا۔ تو اس کے ساتھ بھی جنگ کروں گا۔ چنانچہ ۱۹۴۴ء میں ہم دونوں بھائی ایک دوسرے کے خلاف لڑتے رہے۔ اور میرا بھائی زخمی ہو گیا۔ چند کی پہاڑیوں میں میں اور میرا چچیرا بھائی دو ماہ تک ایک دوسرے کے خلاف لڑتے رہے۔

پٹنہ ۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بہار میں ۱۱ نومبر سے ۲۱ نومبر تک ہیضہ سے ۶۰۰ کے قریب اشخاص فوت ہوئے۔ اس عرصہ میں پلیگ سے ۲۰ اور چیچک سے ۱۴۸۔

لاہور ۸ دسمبر۔ سونا ۸۲/۱۲/- روپے چاندی -/۱۳۳- پونڈ -/۵۶

امرتسر ۸ دسمبر۔ سونا ۸۲/۱۲/- روپے چاندی -/۱۳۳ روپے۔ پونڈ -/۵۶ روپے۔

پیرس ۹ دسمبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ دول ثلاثہ کے وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ماسکو میں منعقد ہونے والی ہے۔ اگر اس میں اٹامک پاور اور ایسے ہی دوسرے معاملات کو جن کا فرانس سے کوئی تعلق نہیں زیر بحث لایا گیا۔ تو فرانس کو عدم شمولیت پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ لیکن اگر اس میں ایسے امور پیش ہوئے۔ جن سے فرانس کا مفاد وابستہ ہے۔ تو ایسے فیصلے فرانس پر اثر انداز نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی فرانس کے لئے ان پر عمل کرنا واجب ہو گا۔

واشنگٹن ۹ دسمبر۔ امریکہ نے روس کو یکم جنوری تک تمام غیر ملکی فوجیں ایران سے نکال لینے کے لئے جو یادداشت بھیجی تھی۔ روس نے اس کا انکار کر دیا ہے۔ اس پر حکومت امریکہ نے ایران کو یقین دلایا ہے۔ کہ ایران کے متعلق امریکی پالیسی میں کوئی تغیر نہیں آیا۔ امریکہ اسی طرح ایران کی خود مختاری کا حامی رہے گا۔ جس طرح پہلے تھا۔

رنگون ۹ دسمبر۔ جمعرات کو سنگاپور میں برطانوی اور ڈچ افسروں کی ایک میٹنگ زیر صدارت لارڈ ماؤنٹ بیٹن منعقد ہوئی۔ جس میں سارے جاوا میں امن قائم کرنے کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا۔ یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ تمام تر اختیارات ڈچ کمانڈر جنرل کرسٹیسن کو سونپ دیئے جائیں۔ تاکہ وہ آزادی سے امن قائم کرنے میں کوشاں ہوں۔ انڈونیشین کی موجودہ تباہ کاریوں اور بے اعتدالیوں سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ ان میں ابھی حکومت چلانے کی اہلیت نہیں ہے۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ آج صبح پھر مولانا ابوالکلام آزاد کے مکان پر پھر کانگرس مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں صوبجاتی الیکشن لڑنے کیلئے متعلقہ امور پر بحث کی گئی۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ کل رات گورنر بنگال نے ایک تقریر میں بتایا۔ کہ دریائے گنگا پر بند لگا کر بنگال کے مختلف علاقوں کو سیراب کیا جائے گا۔

الہ آباد ۷ دسمبر۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین سنٹرل اسمبلی کے مسلم لیگی امیدوار کو انتخاب میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ آپکو ۳۲۸۰ ووٹ اور آپ کے حریف مسٹر شاکر علی (نیشنلسٹ مسلمان) کو صرف ۵۶۶ ووٹ ملے۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ آج تیسرے پہر وائسرائے ہند لارڈ ویول اور لیڈی ویول بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ پہنچ گئے۔ گورنر بنگال نے ہوائی اڈا پر استقبال کیا۔

دہلی ۹ دسمبر۔ پنجاب کے شمال مشرقی حلقہ کی طرف سے کیپٹن عابد حسین (مسلم لیگ) سنٹرل اسمبلی کے لئے منتخب ہو گئے۔ پنجاب میں سنٹرل اسمبلی کے کل گیارہ حلقے ہیں۔ سب کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ سارے مسلم لیگ کے نمائندے کامیاب ہوئے ہیں۔

بٹاویہ ۹ دسمبر۔ انڈونیشین وزیر اعظم سلطان شہریار نے آج اتحادی کمانڈر جنرل کرسٹیسن سے ملاقات کی جو اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کرنے کے بعد ابھی دیون یہاں پہنچے ہیں۔ ڈاکٹر شہریار نے ایک اتحادی نامہ نگار سے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ اس وقت جاوا کے امن کا انحصار برطانوی فوجوں کے رویہ پر منحصر ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا۔ کہ برطانوی فوجیں کیا طریق اختیار کرتی ہیں۔ اس وقت جاوا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اور سارا ملک سخت بد امنی کا شکار ہے۔ سمرانگ اور امبراوا میں بھی جنگ ہو رہی ہے۔ بنڈونگ کے بازار بالکل بند پڑے ہیں۔ لوگوں کو گھر سے باہر نکلنے میں سخت مشکلات ہیں۔ قتل اور اغوا کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں۔

بٹاویہ ۹ دسمبر۔ آج بٹاویہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی بیڑے کا ایک جہاز مغربی جاوا میں گرا لیا گیا ہے۔ یہ پہلا جہاز ہے جسے دشمن نے گرایا۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ امریکہ روس اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ۱۵ دسمبر کو ماسکو میں منعقد ہو گی۔ اس کا بڑا موضوع "ریم طاقت" ہو گا۔

واشنگٹن ۹ دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی کنٹرول کونسل کی ایک سکیم کے ماتحت اگست ۱۹۴۶ء تک ۶۰ لاکھ سے زیادہ جرمنوں کو پولینڈ چیکوسلواکیہ ہنگری اور آسٹریا سے جرمنی کے مختلف حصوں میں منتقل کیا جائیگا۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ نائب وزیر ہند نے آج ایک اعلان میں بتایا۔ کہ اس ماہ کے آخر میں پارلیمنٹری وفد کے ہندوستان جانے کی توقع ہے۔

ٹوکیو ۸ دسمبر۔ ٹوکیو میں جنگی مجرمین کے مقدمات کی سماعت ۱۷ دسمبر سے شروع ہو گی۔

لاہور ۸ دسمبر۔ آج سیکرٹری سول سپلائی پنجاب نے اعلان کیا۔ کہ چاول کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے اور باہر سے فوری مانگ پوری کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے ۸۰ ہزار ٹن چاول خرید کر سٹاک کر لئے ہیں۔

ٹوکیو ۸ دسمبر۔ آج ایک جاپانی افسر نے بتایا۔ کہ امریکی افواج کے جاپان پر قبضہ کی صورت میں جاپان کو روزانہ ۲۲ لاکھ ڈالر کا خرچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ خرچ جاپان کے زمانہ جنگ کے روزانہ خرچ سے ایک چوتھائی ہے۔ جاپانی افسر نے مزید کہا۔ گو ہم اسے ادا کر رہے ہیں۔ لیکن یہ خرچ ایسا ہے۔ جو ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔

طہران ۷ دسمبر۔ ایران کے وزیر اعظم آقائے ابراہیم حکیمی نے آج بیان کیا۔ کہ اگر روسیوں نے ایران کے شمال مغربی صوبہ آذربائیجان میں تیل حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ تو ان ۴۵ کا یہ اقدام ایرانی حکومت سے اجازت حاصل کئے بغیر ہوا ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ کہ روسیوں نے شمال میں کارخانے قائم کر دیئے ہیں۔